از قلم = محمد رمضان جانباز السلفی
فیصل آباد

ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

تمام قسم کی تعریفیں اس خالق کائنات کے لئے ہیں جس نے کائنات کے لوگوں کی رشد و ہدایت کے لئے سید المرسلین رحمتہ اللعالمین حضرت محمد، صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور ہمیں نہ صرف تقلید شخصی جیسی لعنت سے بچایا بلکہ کتاب وسنت پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی عطا فرمائی ورنہ ہم بھی اپنے سے پہلے گزرنے والی امتوں کے ان گمراہ لوگوں کی طرح ہوتے جو کہا کرتے تھے کہ ہم تو اپنے باپ دادا کے ہی دین پر چلیں گے ہم تو ان ہی کی تقلید کریں گے۔ لیکن اللہ رب العزت کا ہم پر خاص احسان ہے کہ اس نے ہمیں عقل سلیم عطا کی، اپنے نبی کا فرمانبردار اور تابعدار بنایا، حق اور باطل کا فرق سمجھنے کی توفیق عنایت کی۔ جبکہ آج تو لوگ تقلید کی پٹی آنکھوں پر باندھ کر گلے میں تقلید شخصی کا پٹکا ڈال کر گمراہ ہوئے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے مفتی بھولے بھالے لوگوں کو گمراہ کرنے اور انہیں کتاب وسنت سے دور کرنے میں پیش پیش ہیں۔ چنانچہ پچھلے دنوں اخبار میں ایک خبر تھی کہ "حلال ہو جاؤنگی حلالہ نہیں کروں گی، بندیا" گزشتہ کئی روز سے اخبارات میں ایک معروف اداکارہ کے نکاح کا قصہ چل رہا ہے۔ غالباً کسی مولوی صاحب نے انہیں حلالہ کا مشورہ دیا لیکن جب حقیقت بتائی تو اس عورت نے اس شرمناک اور ذلیل ترین فعل کے متعلق اپنے بیان میں کہا کہ "حلالہ نہیں کرونگی حلال ہو جاؤنگی"

(روزنامہ جنگ ۷ ستمبر ۱۹۹۱ء)

اب ذرا اس بات پر غور کریں کہ فلموں میں کام کرنے والی یہ آزاد خیال عورتیں جن کا ہر وقت اٹھنا بیٹھنا غیر محرم مردوں کے ساتھ رہتا ہے، نوجوانوں کے جذبات کو بھڑکانے اور ہر وقت گندگی اور غلاظت کی دلدل میں ڈوبی رہنے والی ان عورتوں کے کریکٹر کے بارہ میں لوگوں کی رائے کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ ایسی عورتیں بھی حلالہ جیسے بے غیرتی کے کام کو برا سمجھتی ہیں اور ویسے بھی عورت کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔ مولوی صاحبان کو چاہیئے کہ عورت کی عزت و آبرو کو ملحوظ خاطر رکھیں اور حلالہ جیسے بدترین ذلیل ترین فعل اور شرمناک خباثت کو اسلام کا مسئلہ بنانا چھوڑ دیں۔ اسلام پر بہتان نہ لگائیں اور

اسلامی معاشرے میں ایسے گندے فعل کے ذریعے زنا کے دروازے نہ کھولیں۔ پھر تعجب تو اس بات پر ہے کہ جو مولوی صاحبان خفیہ طور پر حلالہ کا مسئلہ بتاتے ہیں لیکن اخبارات میں اس کی وضاحت کرنے سے شرماتے ہیں ہم بڑے وثوق سے کہتے ہیں کہ یہ سب تقلید کے کرشمے ہیں جس کو یہ لوگ کسی طرح بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ حلالہ کرانا ایک لعنت ہے یہ بے غیرتی ہے اور بے حیائی کی مثال ہے۔ حلالہ کے اس مسئلے نے اور اس گندے حیلے نے اللہ جانتا ہے کہ کئی باعصمت عورتوں کو بے عصمت کر دیا۔ وہ عورت جس نے کبھی غیر کا منہ نہ دیکھا تھا جس کا پلہ کسی غیر نے نہ چھوا تھا وہ فقہ حنفی کے اس مسئلے سے حلالہ کرانے پر آمادہ ہو گئی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بے غیرتی ہو گی کہ کوئی شخص خود اپنی بیوی کا حلالہ کرانے کے لئے اسے کسی دوسرے شخص کے ساتھ چھوڑ دے۔ کاش ...... ان کے علماء مسلم شریف کی وہی حدیث پڑھ دیتے کہ ایسی تین طلاقیں بفرمان رسولؐ اسلام میں ایک ہی شمار کر لی جاتی تھیں۔ اگر ایسا کر لیتے تو یہ کالا داغ دونوں کے ماتھے پر ہمیشہ کے لئے لگتا نہ انہیں اس حرام حلالہ کی ضرورت پڑتی نہ وہ ایسے فتوے دیتے اور نہ باعصمت گھرانے اس ناپاک زناکاری کے مرتکب ہوتے۔ حنفی بھائیو! درد دل سے کہتا ہوں کہ خدارا اس مسئلے سے ہٹ جاؤ۔ حلال کو حرام نہ کرو کہ پھر تمہیں حرام کو حلال کر کے پھر اس حرام کے حرام کو حلال کرنے کی ضرورت پڑے۔ سیدھا سادھا شریعت کا مسئلہ ہے صرف فقہا کے قول سے اس سے کیوں ہٹتے ہو! تم تو ہندوؤں کی نیوگ پر اور شیعوں کے متعہ پر ہنستے تھے لیکن آہ! آج تم نے دوسروں کو اپنے اوپر ہنسنے کا موقعہ دیا ہے۔

کہا تھا بلبل سے حال میں نے تیرے ستم کا بہت چھپا کر
یہ کس نے ان کو خبر سنائی کہ ہنس پڑے پھول کھلکھلا کر

ایک مجلس کی تین طلاقیں : شریعت نے اس مسئلے میں بڑی آسانی رکھی ہے۔ دین محمدی میں تو کسی پر سختی ہے ہی نہیں چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں **"الطلاق علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر وسنتین من خلافته عمر رضی الله تعالی عنه طلاق الثلاث واحدة"** طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بھی دو برس تک ایسا تھا کہ جب کوئی ایک بارگی تین طلاق دیتا تھا تو وہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا کہ لوگوں نے جلدی کرنا شروع کر دی اس میں جس میں ان کو مہلت ملی تھی سو ہم اس

کو اگر جاری کر دیں تو مناسب ہے۔ پھر انہوں نے جاری کر دیا' یعنی حکم دے دیا جو ایک بارگی تین طلاقیں دے تو تینوں واقع ہو گئیں۔ (مسلم جلد ۴ ص ۹۱ مترجم)

اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک مجلس کی تین طلاقیں دینے سے تینوں واقعہ ہونے کا حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہنگامی حالات میں وقتی طور پر نافذ کیا تھا جسے ' سٹیٹس کو' کہا جاتا ہے۔ دوسری روایت میں ابو الصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تین طلاق ایک کر دی جاتی تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکرؓ کی خلافت میں اور عمرؓ کی امارت میں تین سال تک تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں جانتا ہوں (مسلم صفی ۹۲ جلد دوئم مترجم) ابوداؤد میں ہے کہ رکانہ نے اپنی عورت کو تین طلاق دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے پاس آیا۔ آپ نے پوچھا' قصد کیا تھا؟ بولا ایک طلاق کا آپ نے فرمایا' اللہ کی قسم۔بولا اللہ کی قسم۔ آپؐ نے فرمایا پھر تو ایک ہی طلاق پڑی۔ (ابوداؤد مترجم جلد ۲ ص ۸۸-۱۸۷) ان روایات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ ایک مجلس میں کہی گئی تین طلاقیں دور نبوت خلافت صدیقیؓ اور عمرؓ کے دور خلافت میں دو یا تین سال تک ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔

حرمت حلالہ : افسوس فقہ حنفی نے شریعت کی آسان اور صاف ستھرے پاکیزہ مسئلے کو چھوڑ کر حلالہ جیسا گندہ بے حیائی اور لعنت کا کام جاری کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں درود و سلام نازل فرمائے کہ آپ نے اپنی صحیح حدیثوں میں اس لعنت کے کام حلالہ کا فیصلہ فرما دیا۔ چنانچہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "**لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم المحلل و المحلل لہ**" یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ سلم نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا گیا ہے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث مستدرک حاکم میں بھی ہے اور جامع ترمذی میں بھی ہے۔ امام ترمذیؒ اسے حسن صحیح بتاتے ہیں۔

مسند احمد اور نسائی میں ہے "**لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الواشمتہ والمستوشمتہ والواصلتہ والمستوصلتہ واکل الربا وموکلہ والمحلل والمحلل لہ**" "لعنت کی رسول اللہ صلہ اللہ علیہ وسلم نے گودنے والی پر اور گدوانے والی پر اور بالوں میں بال ملانے والی اور ملوانے والی پر اور بیاج کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جاتا ہے اس پر (بحوالہ سنن نسائی جلد ۲ ص ۴۷۶

مترجم) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سود کھانے والا اور سود کھلانے والا، اس پر گواہ رہنے والا اس پر لکھنے والا، جب کہ انہیں علم ہو، اور بالوں میں ملانے والی اور ملوانے والی اور زکوۃ روکنے والا اور اس میں حد سے گزرنے والا، اور ہجرت کے بعد پھر وہیں آ کر رہنے والا **والمحلل والمحلل لہ ملعونون علی لسان محمد صلی اللہ تعالی علیہ سلم یوم القیامۃ**" اور حلالہ کرنے والا اور جس کے لئے حلالہ کرایا جائے ان سب لوگوں پر لعنت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قیامت تک (مسند احمد و سنن نسائی) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ **لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المحلل والمحلل لہ**، لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے اور کروانے والے پر اور ایک بار نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "**الا اخبرکم بالتیس المستعار؟ قالوا بلی یا رسول اللہ! قال : ھوا المحلل، لعن اللہ المحلل والمحلل لہ**" کیا میں تم کو نہ بتلاؤں! مانگا ہوا سانڈ کون ہے۔ لوگوں نے کہا کیوں نہیں بتلایئے یا رسول اللہؐ! آپؐ نے فرمایا (وہ حلالہ کرنے والا ہے) لعنت کرے اللہ حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لئے کیا جائے۔

(ابن ماجہ جلد ۲ ص ۵۲ مترجم)

حرمت نکاح حلالہ : ایک روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حلالہ کا نکاح کرنے کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا یہ نکاح ہی نہیں جس میں مقصود اور ہو اور ظاہر اور ہو جس میں اللہ کی کتاب کے ساتھ ہنسی مذاق ہو بس نکاح وہی ہے جو رغبت کے ساتھ ہو (تفسیر ابن کثیر جلد اول۔ تفسیر ستاری پارہ نمبر۲ ص ۲۵۰)

حرمت حلالہ پر صحابہ کرامؓ کے فتوے : حرمت حلالہ پر صحابہ کرامؓ کے بے شمار فرمان ہیں چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے "**لا اوتی بمحلل ولا محلل لہ الا رجمتھما**" کہ حلالہ کرنے والا اور جس کے حلالہ کیا گیا ہے ان دونوں کو میں رجم کر دوں گا۔ مارے پتھروں کے سنگسار کر دوں گا ...... عبد الرزاق میں ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی پھر بڑا نادم ہوا اور اسے گھر میں لانے کا خواہش مند ہوا اور چاہا کہ کوئی اس سے نکاح کر کے پھر طلاق دے دے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا "**کلا ھما زان وان مکث عشرین سنتہ او نحوذ ذالک اذا کان اللہ یعلم انہ یرید ان یحلھا لہ**" یعنی جو اس ارادے سے نکاح

کرے گا وہ زانی ہے گو بیس سال تک بھی اس عورت کو اپنے پاس رکھے اس لئے کہ اللہ جانتا ہے کہ اس کا ارادہ یہی ہے کہ پہلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے۔

خلیفہ سوئم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے وہ شخص پیش کیا جاتا ہے جس نے ایک عورت سے اس لئے نکاح کیا تھا کہ وہ اپنے اگلے خاوند پر حلال ہو جائے امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان دونوں میں جدائی کرا دیتے ہیں "**.... وقال لا ترجع الیہ الا بنکاح رغبتہ غیر دلستہ**" اور فرماتے ہیں کہ یہ عورت اپنے خاوند کے پاس نہیں جا سکتی جب تک رغبت کے ساتھ دوسرا نکاح نہ کرے جس نکاح میں کوئی حیلہ اور مکاری اور ظاہر و باطن کا فرق نہ ہو۔ (یہ روایت امام جوزجانی کی کتاب التراجم میں موجود ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت ہم اوپر لکھ آئے ہیں اب ان کا فیصلہ بھی دیکھ لیجئے آپ اس حلالہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔ "**لا ترجع الیہ الا بنکاح رغبتہ غیر دلستہ ولا استھزاء بکتاب اللہ**" اس نکاح سے وہ عورت خاوند کی طرف رجوع نہیں کر سکتی جب تک باقاعدہ نکاح کے طور پر بسانے اور بیوی بنانے کر عمر بھر رکھنے کی نیت سے نکاح نہ ہو یہ حلالہ تو اللہ کے احکام کے ساتھ کھیل کرنا اور شعبدہ بازی کرنا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا جاتا ہے کہ "**کیف تری فی رجل یحللھا؟**" جو شخص حلالہ کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ جواب دیتے ہیں "**من یخادع اللہ یخدعہ**" جو شخص اللہ کے ساتھ دھوکہ بازی کرے گا اللہ اسے اس دھوکہ کے وبال میں پکڑے گا۔ مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک شخص نے **حضرت عبد اللہ بن عمر** رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی اس کے بعد اس کے بھائی نے بغیر اپنے بھائی کے کہے از خود اس ارادے سے نکاح کر لیا کہ یہ میرے بھائی کے لئے حلال ہو جائے تو آیا یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں ہم تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسے زنا شمار کرتے تھے نکاح وہی ہے جس میں رغبت ہو۔ اس حدیث کے اس پچھلے جملے نے اسے گو یہ موقوف ہے حکم میں مرفوع کر دیا (تفسیر ابن کثیر مترجم جلد اول) ان جلیل القدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ان فتووں سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حلالہ کا نکاح کرنا کرانا نہ صرف گناہ بلکہ بڑا ہی لعنت کا کام ہے اللہ اس سے بچنے کی توفیق دے۔

فقہ حنفی اور حلالہ : افسوس کہ اوپر پیش کی گئی ان تمام صحیح، صریح، مرفوع حدیثوں اور صحابہ کرامؓ کے فتوؤں کے خلاف فقہ حنفی کا مذہب ہے چنانچہ (ہدایہ) میں ہے کہ اسی شرط سے نکاح ہو کہ وہ اسے چھو کر چھوڑ دے اسے جھوٹی کر کے واپس کر دے اور وہ ایسا کرے تو "**حلت للاول**" پہلے خاوند کے لئے وہ عورت حلال ہو جائے گی۔ (ہدایہ)

کتنے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ جسے اللہ کے معصوم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا تھا اسے ان نامعلوم فقہاء نے حلال کر دیا۔ شریعت کے ایک آسان مسئلے کو پہلے مشکل کیا پھر اس مشکل کو آسان کرنے کے لئے حلالہ جیسا گندہ اور بے غیرتی کا طریقہ نکالا۔ حلالہ کا نکاح کرنے کے بارے میں فقہ حنفی کے فقہاء نے کئی حیلے تراشے ہیں۔ چنانچہ در مختار مصری جلد دوم ص ۵۸۴ میں لکھتے ہیں اس کے لئے ایک بہترین لطیف حیلہ یہ ہے کہ اس عورت کا نکاح کسی قریب بلوغت غلام سے کر دیا جائے اور دو گواہ کر لئے جائیں جب وہ دخول کرے تو اس عورت کی ملکیت میں اس غلام کو کر دے تو نکاح باطل ہو جائے گا پھر وہ عورت اس غلام کو کسی اور شہر میں بھیج دے تاکہ یہ معاملہ پوشیدہ رہے۔ لیکن اس عورت کا ولی بھی اس نکاح پر رضا مند ہونا چاہئے۔

ص ۵۸۶ پر لکھتے ہیں کہ گو اس شرط پر نکاح کہ میں تجھ سے نکاح کرتا ہوں اس لئے کہ تو اپنے خاوند پر حلال ہو جائے ہے تو مکروہ تحریمی لیکن اگر ایسا کرے تو وہ عورت اپنے اگلے خاوند کے لئے حلال ہو جائے گی۔ پھر لکھتے ہیں کہ اگر یہ بات زبان پر نہ لائی جائے گی صرف دل ہی دل میں طے شدہ رہے تو کچھ کراہت بھی نہیں بلکہ اس صورت میں اس شخص کو اللہ کی طرف سے اجر ملے گا۔ پھر ص ۵۸۷ پر لکھتے ہیں "ایک لطیف حیلہ اس کا یہ ہے کہ نکاح کرنے والا کہے اگر میں تجھ سے نکاح کر کے مجامعت کروں تو تجھے طلاق بائن ہے۔ یا یہ شرط کرے کہ اگر میں تجھ سے نکاح کر کے تین دن سے زیادہ رکھوں تو تجھ پر طلاق بائن ہے۔ ایک اور صورت اس کی یہ ہے کہ عورت کہے میں تجھ سے نکاح کرتی ہوں اس شرط پر کہ میرا اختیار میرے ہاتھ میں ہو گا۔ یعنی جب میں چاہوں اپنے تئیں طلاق دے دوں۔ یہ ہے حنفیوں کی دلیلیں اگر فقہ حنفی کو اس ملک میں نافذ کر دیا جائے تو جگہ جگہ حلالہ خانے کھل جائیں۔

ایک طرف فقہ حنفی کے ان حیلوں کو رکھئے اور دوسری طرف ان حدیثوں پر بھی ایک نظر ڈالئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "**لا طلاق قبل نکاح**" یعنی نکاح سے پہلے طلاق

نہیں (شرح السنہ) اور حدیث میں ہے **لا طلاق فیما لا یملک** یعنی جس چیز کا مالک نہ ہو اس میں طلاق نہیں (ترمذی) پھر حدیث میں تو واضح ہے کہ اس شخص پر جو کسی کی بیوی سے اس لئے نکاح کرے کہ وہ اس پر حلال ہو جائے گی اس پر اور جس کے لئے یہ کیا گیا ہے ان دونوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے۔

حضرت عمرؓ کا رجوع: حنفی دوست جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک مجلس کی تین طلاقوں کو تین گننے والے فیصلے کو پیش کرتے ہیں وہ لوگوں کی آنکھوں میں دھوکے اور فریب کی پٹی باندھنے والے ہیں جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول سے رجوع کر لیا تھا اور یہ ہمارے حنفی یار لوگ آج تک اس منسوخ قول سے اللہ کے نبیؐ کے فرمان کو منسوخ ٹھہرا رہے ہیں چنانچہ ملاحظہ فرمایئے؟ حافظ ابوبکر اسماعیل محدث رحمتہ اللہ علیہ (مسند عمر) میں روایت لائے ہیں کہ "**قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ ماندمت علی شیء ندامی علی ثلاث الا اکون حرمت الطلاق وعلی ان لا اکون انکحت الموالی وعلی ان لا اکون قتلت النوائح**" یعنی عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی امر پر اس قدر ندامت نہیں ہوئی جتنی ندامت اس پر ہوئی کہ میں نے تین طلاقوں کو جو ایک ساتھ دی جائیں تین کیوں گن لیں؟ اور میں نے غلاموں کے نکاح آزاد عورتوں کے ساتھ کیوں کرائے' اور میں نے نوحہ کرنے والی عورتوں کو قتل کیوں کروایا۔ پس جبکہ ان تین طلاقوں کو تین کر دینے کے حکم پر خود حضرت عمرؓ نادم ہیں گویا اپنے اس فیصلے کی تردید کرتے ہیں تو آج مدعی سست گواہ چست کی مثل کو اصل کر دکھانا اور اس منسوخ فیصلے سے حضورؐ کی محکم حدیث کو منسوخ قرار دینا یہ تو نری جہالت اور دین محمدی سے بغاوت ہے اور پھر حنفی مذہب کی فقہ کی کتابیں بھی اس بات کا اعتراف کرتی ہیں کہ ایک مجلس میں کی جانے والی تین طلاقیں دور نبوت خلافت صدیقؓ اور عمرؓ کی خلافت کے ابتداء میں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

حنفی مذہب کی فقہ کی کتابوں کا اعتراف حق: طحاوی جو حنفی مذہب کی چوٹی کی کتاب ہے اس میں تحریر ہے کہ "**انہ کان فی صدر الاول اذا ارسل الثلاث جملتہ لم یحکم الا بوقوع واحدۃ الی زمن عمر رضی اللہ ثم حکم بوقوع الثلاث سیاستہ لکثرتہ من الناس**" یعنی ایک ساتھ دی ہوئی تین طلاقیں شروع اسلام کے پاک زمانوں میں ایک ہی شمار کی جاتی تھیں حضرت عمرؓ کے شروع خلافت تک اور اس کے بعد تک یہی حال رہا پھر حضرت عمر

ؓ نے اس میں لوگوں کے کثرت فعل پر نظریں ڈال کر تینوں کے واقع ہونے کا حکم ازروئے سیاست یعنی قانون حکومت دے دیا۔ اس عبارت میں دو چیزیں صاف ہیں ایک تو ایسی تین طلاقوں کا صدر اول اسلام میں ایک ہونا دوسرا پھر حضرت عمرؓ کا بوجہ پیدا ہونے ایک امر کے ان تینوں کو تین کا حکم لگانا لیکن شرعا نہیں بلکہ سیاستا۔

حنفی مذہب کی اعلیٰ فقہ کی کتاب مجمع الانہراور جامع الرموز میں ایک جیسی ہی عبارت ہے جس کا مطلب اور ترجمہ بھی اوپر کی عبارت کی طرح ہے یعنی تین طلاقیں ایک ساتھ اگر کوئی دے دے تو وہ ایک ہی شمار ہوتی تھی۔ خلافت عمرؓ تک یہی مسئلہ رہا۔ لیکن حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانے میں جب لوگوں نے بکثرت تین طلاقیں ایک ساتھ دینا شروع کر دیں تو آپ نے اپنی خلافت کے زمانے میں کچھ زمانے کے بعد لوگوں کی ڈانٹ ڈپٹ کے لئے اور انہیں تین طلاقیں ایک ساتھ دینے سے روکنے کے لئے ازروئے تہدید تینوں کے تین ہونے کا حکم دیا۔

مگر آج کل کے مفتیوں پر افسوس ہے جو مفت میں اپنے تعصب کا ثبوت دیتے ہیں اور اپنے گھر سے بھی ناواقف ہیں۔ خود ان کے مذہب کے ستونوں نے اسے تسلیم کیا کہ یہ فیصلہ فاروقی تہدید کے طور پر سیاستا بوجہ نوپید امر کے تھا۔ لیکن آج وہ اسے شرعی فیصلہ کہنے لگے اور جو سیاست مصلحت تنبیہہ وغیرہ کے الفاظ زبان پر لائے یہ اس پر فتویٰ بازی کرنے لگے اور مسئلے کی صورت مسخ کر کے اہلحدیث پر لعن طعن شروع کر دیا ہم ایسے لوگوں کی خدمت میں اتنا ہی عرض کریں گے کہ۔

اپنی جفا کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

امام ابوحنیفہؒ کا مذہب : جو لوگ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی تقلید میں اندھا پن رکھتے ہیں اور نہایت ہی متعصبانہ اور ہٹ دھرمی کا طریقہ اپناتے ہیں ہم ان کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ذرا اپنے امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہی دیکھ لو شاید تمہاری سمجھ میں کچھ آ جائے۔ چنانچہ (تعلیق المجد علی موطا محمد) میں امام ابوحنیفہ کا قول ہے **"ولو فرقھن بان قال انت طالق و طالق وطالق او بالتکریر من غیر عطف وقعت الاولی خاصتہ"** یعنی جو شخص ان تین طلاقوں کو تفریق کے ساتھ واقع کرے یا بغیر عطف کے کہے تو ان دونوں صورتوں میں صرف ایک ہی طلاق واقع ہو گی۔ یعنی اگر کہا تجھے طلاق ہے طلاق ہے طلاق ہے۔ یا کہا

.... طلاق' طلاق' طلاق۔ تو تین طلاقیں واقع نہ ہونگی بلکہ ایک ہی ہوگی۔) کہو اب کیا فرمائیں گے؟ تین طلاقیں ہیں اور حنفی مذہب کا فیصلہ ان دونوں صورتوں میں یہ ہے کہ یہ تین طلاقیں ایک ہی ہیں۔

خلاصہ کلام : اس ساری بحث میں یہ بات نظر آتی ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جائے اور حلالہ جیسے گندے' بے حیائی اور لعنت کے کام پر عمل نہ کیا جائے اور حنفی دوستوں کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنے مفتیوں اور فقہاء کی باتوں کو نہ اپنائیں کیونکہ پہلی امتوں کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں کے فرمودات کے مقابلے میں اپنے راہبوں کی باتوں کو مانتے تھے جبکہ قرآن میں اللہ رب العزت نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "**فلا وربک لا یومنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما**" قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام اپنے آپس کے اختلاف میں تجھی کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے تو ان میں کردے ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں (النساء ٦٥) پس جو فیصلہ طلاق اور حلالہ کے بارے میں نبی علیہ السلام کی زبان مبارک سے ہو چکا وہی کافی ہے۔

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے دیتے ہیں

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق اور باطل کا فرق سمجھنے اور قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔